اصلاحِ معاشرہ

محبوب عالم فاروقی

والدین کا مقام ومرتبہ اور موجودہ دور کی بے حسی

رمضان المبارک کی بابرکت اور پُررحمت ستائیسویں رات کی گھڑیوں میں مسلمان اپنے ربّ کی رحمتوں ، مغفرتوں اور برکتوں کو سمیٹ رہے تھے کہ انہی لمحات میں سرگودھا کے بدبخت نے اپنے باپ کو عید کی خریداری کے لیے پیسے نہ ملنے پر قتل کردیا۔

اسی طرح عید کے آٹھ روز بعد کراچی کے پوش علاقہ گلبرگ میں اعتزاز شاہ نامی شخص نے اپنے والدین ،بہن اور بھانجے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

۲۰۰۸ء کے گزرے ۱۰ ماہ میں کچھ ایسے ہی والدین کے ساتھ بدسلوکی اور قتل کے واقعات سامنے آئے ہیں جو حقیقی طور پر مسلم معاشرے میں عدمِ برداشت،عدمِ احترام اور والدین کے ساتھ بدسلوکی کی واضح عکاسی کرتے ہیں،حالانکہ اس سال بھی ۱۱ رمئی کو ماؤں کا عالمی دن اور ۱۵ رجون کو فادرز ڈے منایا گیا اور پوری دنیا کے میڈیا پر مختلف انداز میں والدین کی اہمیت اور مقام اور مرتبے پر روشنی ڈالی گئی۔

والدین کے ساتھ بدسلوکی کے چند واقعات درج ذیل ہیں:

جولائی کے پہلے ہفتے میں ایک نہایت ہی افسوسناک خبر آئی کہ پنڈی کے رہائشی،سٹیشنری کا کاروبار کرنے والے حاجی یوسف نامی بدبخت نے اپنی ماں جیسی عظیم ہستی کے ساتھ ناروا سلوک کی انتہا کردی کہ چوراسی سالہ فالج زدہ کو ایک بدبودار اور بوسیدہ کمرے میں بند رکھا اور اس کی مناسب دیکھ بھال سے قصداً کنارہ کشی اختیار کی۔ ماں کے جسم کے مختلف حصوں میں کیڑے پڑ گئے۔ یہ خبر پاکستان کے اُردو اور انگریزی ٹی وی چینلز پر نشر ہوئی اور بعد میں اخبارات میں بھی چھپی۔

☆ فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷؍فروری ۲۰۰۸ء کو نوائے وقت میں یہ خبر چھپی کہ منڈی بہاؤالدین میں بیٹوں نے باپ کو دوسری شادی کرنے پر قتل کر دیا۔ ایسے ہی ہارون آباد کی ایک بدبخت بیٹی عصمت بی بی نے جائیداد کے تنازعہ پر باپ کو ڈنڈے کے وار کر کے قتل کر دیا۔

اسی طرح ۳؍فروری ۲۰۰۸ء کو نوائے وقت میں لکھا ہے کہ لاہور میں ایک بیٹے نے جیب خرچ نہ دینے پر ماں کو اس وقت قتل کر دیا جب وہ اس کے لیے روٹی پکا رہی تھی۔ ۲۴؍فروری ۲۰۰۸ء فیصل آباد میں بیٹے نے بیوی سے مل کر ماں کو قتل کر دیا۔ اسی طرح ۱۰؍جولائی کے دن اخبار میں دو واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جن میں سے ایک واقعہ میں بیٹے نے ماں کو اینٹ مار کر مار دیا اور دوسرے میں نافرمان بیٹوں نے جائیداد ہتھیانے کے لیے والدین پر تشدد کیا۔ یہ اور اس طرح کے بے شمار واقعات آئے روز سامنے آتے رہتے ہیں۔ یہ سینکڑوں واقعات میں سے چند ایک ہیں جو رپورٹ ہوتے ہیں اور بے شمار ایسے واقعات بھی ہیں جو بوجوہ رپورٹ نہیں ہوسکتے۔

والدین انسان کے وجود کا ظاہری سبب ہیں اور ان کے بغیر نہ کوئی خاندان اور نہ ہی کوئی معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔ والدین مقدس رشتہ ہے اور والدین کے نہ صرف بہت سے اسلام نے حقوق متعین کئے ہیں، ان کو احترام کا مقام دیا ہے اور والدین کی نافرمانی کو سنگین جرم قرار دیا ہے بلکہ اسلام سے پہلے آسمانی مذاہب میں بھی احترام والدین کا تصور موجود ہے۔ 'عہد نامہ عتیق' کے باب خروج میں لکھا ہے:

''تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تجھے دیتا ہے، دراز ہو۔''

(بائبل: خروج ۲۰)

اسی طرح بائبل والدین کی نافرمانی کو جرم قرار دیتی ہے اور اس پر کڑی سزا تجویز کرتی ہے۔ والدین کی اہمیت کے پیش نظر قرآن وسنت نے والدین کے مسئلہ کو بڑی تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور حقوق کی ترتیب متعین کرتے ہوئے والدین کے حقوق کو سرفہرست قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (النساء:٣٦)

''اورتم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور پاس رہنے والے پڑوسی کے ساتھ اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ ہیں۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے جو اپنے کو بڑا سمجھتے اور شیخی مارتے ہوں۔''

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپؐ فرما دیں کہ جو کچھ مال تم کو خرچ کرنا ہو تو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا، محتاجوں اور مسافر کا اور جو نیک کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔'' (البقرۃ:٢١٥)

ایک مقام پر والدین کو اُف تک کہنے سے اور جھڑکنے سے منع فرمایا، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ❁ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:٢٣،٢٤)

''اور تیرے ربّ نے حکم دیا کہ تم صرف اس کی ہی عبادت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی اُف نہ کہو (یعنی 'ہوں' بھی مت کرنا) اور نہ ہی ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب اَدب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت ومحبت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرما جیسے اُنہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا اور پرورش کی۔''

قرآن نے تمام انبیاے کرام کے پیغامِ رسالت میں والدین کی برتر حیثیت کو بیان کیا ہے اور مطلق احکام کی صورت میں بھی والدین کو توحید کے بعد سب سے اونچا درجہ دیا ہے:

﴿وَإِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

''اور وہ زمانہ یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے قول وقرار لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

www.KitaboSunnat.com

مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت کرنا۔'' (البقرہ:۸۳)

قرآن مجید نے والدین سے حسنِ سلوک کا نہ صرف حکم الٰہی بیان کیا ہے بلکہ حسن سلوک کے لیے عقلی دلیل بھی مہیا کی ہے:

﴿ووَصَّينَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَاَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ﴾ (الاحقاف:۱۵)

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے (میں پورا ہوتا ہے) یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لیے خیر پیدا کر دیجئے، میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔''

حضرت یحیٰی علیہ السلام کی صفات بیان کرتے ہوئے والدین کے ساتھ ان کے حسن سلوک کا خصوصی ذکر کیا: ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا﴾ (مریم:۱۴)

''اور وہ اپنے والدین کے خدمت گزار تھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے نہ تھے۔''

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بچپن میں جو گفتگو کی تھی، اس میں بھی والدہ سے حسنِ سلوک کا خاص تذکرہ ہے:

﴿وَّجَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۖ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِىۡ ۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا﴾ (مریم:۳۱،۳۲)

''اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں دنیا میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ حُسن سلوک کرنے والا ہوں اور مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا۔''

www.KitaboSunnat.com

والدین سے حسن سلوک پر احادیثِ نبویہؐ

”حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہوئی۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہوئی۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہوئی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس کی؟ فرمایا جس نے ماں باپ میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔“ (صحیح مسلم: ۲۵۱۱)

”حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے تم پر حرام ٹھہرائی ہے ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بیٹیوں کو زندہ دفنانے کو حرام ٹھہرایا ہے۔“ (صحیح بخاری: ۵۹۷۵)

”حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا کہ آدمی اپنے والدین کو کیونکر گالی دے سکتا ہے۔ تو جواب دیا کہ ایک شخص کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے، جواباً وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری: ۵۹۷۳)

ایک حدیث میں والد کی رضا اور خفگی کو ربّ کی رضا اور خفگی قرار دیا گیا ہے:

”حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربّ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔“ (سنن ترمذی: ۱۸۹۹)

اور نیکیوں میں سے سب سے بڑی نیکی ان کے دوستوں سے تعلق کو قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بلاشبہ نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی باپ سے محبت رکھنے والوں سے اس کے چلے جانے کے بعد تعلق رکھنا ہے۔“ (صحیح مسلم: ۲۵۱۴)

قرآن وسنت کے مطالعہ سے والدین کی عظمت وحیثیت اور ان کے مقام ومرتبہ کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن پاک میں توحید کے بعد والدین کو اونچا درجہ دیا گیا ہے۔ ایسے ہی حدیث میں بھی اس کی عملی تشریح کی گئی ہے۔

اسلام نے والدین کو جو حقوق دیئے ہیں، ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

① اخلاقی ② قانونی

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی حقوق

اخلاقی حقوق میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کو ادا کرکے ایک اچھا مسلمان☆ کہلوایا جاسکتا ہے، اس میں تین چیزیں شامل ہیں :

① حسن سلوک ② اطاعت ③ نماز میں دُعا

اطاعت اور حسن سلوک کے بارے میں مذکورہ بالا آیات و احادیث شاہد ہیں۔ اس میں سے ماں کا درجہ مقدم ہے جیسے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

''ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے حُسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں، پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ۔'' (صحیح مسلم:٦٥٠٠)

والدین کی خدمت اور حُسنِ سلوک اور اطاعت جہاد سے بھی اولیٰ ہے :

''حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے والدین ہیں؟ جواب ملا، ہاں حیات ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان کی خدمت میں جہاد کرو۔'' (صحیح مسلم:٦٥٠٤)

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ہجرت اور جہاد کے لیے بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اللہ سے اجر کی امید رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! آپؐ نے فرمایا: کیا تو اللہ سے اجر کی امید رکھتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپؐ نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس جاکر ان کی خدمت کر۔'' (صحیح مسلم:٦٥٠٧)

حسن سلوک کو حقوق والدین میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔ آنحضور ﷺ نے حُسن سلوک کے دائرے کو حقیقی والدین سے بڑھا کر رضاعی والدین تک وسیع کیا ہے۔ حدیث میں

☆ والدین کے بعض حقوق کو اخلاقی قرار دے کر اسے اچھا مسلمان بننے سے مشروط کردینا درست طرزِ فکر نہیں بلکہ والدین کی نافرمانی کو شریعت نے کبیرہ ترین گناہ قرار دیا ہے، اور مسلم حکومت کا یہ فرض ہے کہ معاشرے میں گناہوں کی روک تھام کرے، نہ کہ اس حق کو محض اخلاقی قرار دے کر آخرت پر اس کا معاملہ چھوڑ دیا جائے گا۔ یہی کیفیت والدین سے حسن سلوک کی بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شکایت سامنے آنے پر اولاد کو اپنا رویہ بدلنے کی عملاً تلقین کی۔ غرض شرعی احکام کو اخلاقی حقوق قرار دے کر اس کو حکومتی کنٹرول سے نکالنا درست نہیں۔ اسلام میں منکر کی روک تھام تو حکومت سے بڑھ کر ہر مسلمان پر حسبِ استطاعت فرض ہے۔ حسن مدنی

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ان کی رضاعی والدہ تشریف لائیں تو آپؐ نے چادر بچھا دی اور اس پر اُنہیں بٹھایا۔ (صحیح ابن حبان:۴۲۱۸)

نماز میں یا ویسے بھی والدین کے لیے دعا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے کہ اپنے پروردگار سے ان کے لیے دعا کرتے رہو:

''اے میرے ربّ! میرے والدین پر رحم فرما جیسے اُنہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا (یعنی پالا پوسا)۔'' (بنی اسرائیل:۲۴)

ایک اور مقام پر قرآن میں والدین کے لئے حضرت ابراہیم کی دعا یوں ذکر ہوئی ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ﴾ (ابراہیم:۴۱) ''میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما۔''

قانونی حقوق

ان حقوق سے مراد وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی اولاد پر لازم ہے اور اس میں کوتاہی قانوناً جرم ہے۔ اسلام ان حقوق کے تعین اور ادائیگی کا پورا اہتمام کرتا ہے جو درج ذیل ہیں:

① میراث ② نفقہ ③ والدین کی نافرمانی کی حرمت

① میراث کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ (النساء:۱۱)

''اور ماں باپ، دونوں میں سے ہر ایک کے لیے میت کے ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہے۔''

② نفقہ کے بارے میں قرآنِ مجید میں ہے:

﴿یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾

''لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں؟ آپ بتا دیں کہ جو کچھ مال تم کو خرچ کرنا ہو، ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور باپ کے بچوں کا، محتاجوں کا اور مسافر کا اور جو نیک کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔'' (البقرۃ:۲۱۵)

حدیث شریف میں حضرت عمروؓ بن العاص سے مروی ہے کہ

''ایک شخص نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے اور صاحبِ اولاد ہوں اور میرا باپ حاجت مند ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم بھی اپنے باپ کا

www.KitaboSunnat.com

مال ہو اور تمہاری متاع بھی۔'' (ابن ماجہ:۲۲۹۱،شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے)

اسی طرح ایک دوسری روایت ہے:

''عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرا والد میرے مال کا محتاج ہے تو آپؐ نے فرمایا: تم اور تمہارا مال، تمہارے والد کا ہے پھر آپؐ نے فرمایا: تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے تو تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔'' (ابن ماجہ:۲۲۹۰)

والدین کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اولاد پر نان ونفقہ کا انتظام فرض ہے جس میں کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مزید تفصیل کیلئے: 'محدث' جولائی اور اکتوبر ۲۰۰۸ء، ص ۳۶، ۳۱

③ والدین کی نافرمانی کے بارے میں ایک روایت اس طرح ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، والد جنت کے دروازوں کا درمیانی حصہ ہے۔ اگر چاہے تو اس دروازے کو ضائع کردے یا حفاظت کرے۔'' (سنن ترمذی:۱۹۰۰)

خلاصہ

موجودہ دور میں معاشرہ انتشار اور افراتفری کا شکار ہے اور مسلمان اپنی روایات اور اسلامی تعلیمات سے دور ہوتے جارہے ہیں اور آئے روز والدین کے ساتھ بدسلوکی، تشدد اور قتل جیسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب ایک معمول بن چکا ہے۔ اللہ کی عبادت کے بعد سب سے بڑی نیکی والدین سے اچھا سلوک ہے جسے مسلمان آج فراموش کرچکے ہیں۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ حقوق العباد کے متعلق اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور خصوصاً والدین کے مقام ومرتبہ کے متعلق جو احکامات ہیں، اسے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا یا مختلف پروگراموں کے ذریعے عام کرے اور معاشرے کے تمام طبقات اس معاملے میں اہم کردار ادا کریں تاکہ مسلم معاشرہ میں والدین اور بزرگوں کو ان کا جائز مقام مل سکے۔

محدث کا زیرنظر شمارہ نمبر ۳۲۶ نومبر اور دسمبر ۲۰۰۸ء کا مشترکہ ہے، اسلئے ضخامت معمول سے زیادہ ہے نیز اپنے ریکارڈ کی درستگی کیلئے ٹائٹل کی دائیں سمت اوپر موجود سلسلہ نمبر سے فائدہ اُٹھائیں۔ شکریہ!

www.KitaboSunnat.com